السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا حدود حرم سے باہر رہنے والے جب بھی حرم مکہ آئیں گے تو ان پر عمرہ لازم ہوگا؟ ازراہ کرم قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب مطلوب ہے۔ جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دین اسلام آسانی اور وسعت کا دین ہے یہ اپنے نام لیواؤں پر عبادات ومعاملات میں ان کی استطاعت کے مطابق بوجھ ڈالتا ہے۔ اسلام میں کوئی ایسا معاملہ نہیں ہے کہ جو مسلمانوں کی استطاعت سے بڑھ کر ہو اور اسلام نے انہیں پابند کیا ہو کہ یہ لازمی کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حج کی استطاعت رکھنے والے پر زندگی میں ایک مرتبہ حج فرض کیا ہے، فرمایا:

> (وللہ علی الناس حج البیت من استطاع إلیہ سبیلا (آل عمران: 97
>
> ''اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں پر جو اس کی طرف راستے کی طاقت رکھتے ہیں اس گھر (بیت اللہ) کا حج فرض کیا۔''

حضرت ابن عباسؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ

> (الحج مرة واحدة فمن زاد فھو تطوع (سنن ابوداؤد: 1514
>
> ''حج ایک مرتبہ (فرض) ہے اور جس نے زیادہ کیا تو وہ نفلی حج ہے۔''

اسی طرح عمرہ چونکہ ایک نفلی عبادت ہے اس کے وجوب پر کوئی نص وارد نہیں لہٰذا کوئی حدود حرم میں ہو یا باہر کسی پر بھی عمرہ فرض نہیں جب چاہے کوئی عمرہ کرے یا نہ کرے اسے اس نفلی عبادت کا اختیار ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ